پروفیسر محمد حمزہ نعیم

''آدابِ حکمرانی کورس'' داخلہ محدود ہے

سردار جی نے بیٹے سے پوچھا بیٹا آج سکول میں کیسے رہے۔ بیٹے نے جواب دیا بہت اچھا، بہت اونچا رہا۔ سردار جی نے کہا بیٹا جواب واضح نہیں اس کی وضاحت کرو۔ برخوردار نے کہا ساری کلاس میں استاد نے مجھ کو ہی بنچ پر کھڑا کر دیا اور سارا دن بنچ پر کھڑا رہا۔ تمام کلاس فیلو بار بار مجھے دیکھتے تھے مگر کسی دوسرے کو یہ مقام بلند نہ مل سکا۔ بالآخر چھٹی کی گھنٹی بجی تو میں بستہ اُٹھائے تمام طلبا کو حقارت کی نظر سے دیکھتے اپنے گھر پہنچ گیا۔

پہلے زمانے میں میدانِ جنگ میں کودنے سے پہلے ایک چھوٹا دستہ حریف کو زک پہنچانے کے لیے بھیجا جاتا تھا، اس کو ہراول دستہ کہتے تھے۔ اسی کو آج کی اصطلاح میں فرنٹ لائن مین اور قوموں کی جنگ میں فرنٹ لائن سٹیٹ کہتے ہیں۔ فرمانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ''اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃ'' دنیا کی اڑتالیس کے لگ بھگ عیسائی یہودی مشرک اقوام جب اکٹھی ہو کر این اے ٹی او کی شکل میں نہتے درویشانِ خدا مست پر حملہ آور ہوئیں اور کمانڈو قاتل پرویز کو بنچ پر کھڑے ہونے کا مقام بلند پیش کیا گیا تو وہ پانچ درجن نام نہاد کلمہ گو ریاستوں کو پیچھے چھوڑ کر فوراً فرنٹ لائن سٹیٹ نامی بنچ پر کھڑا ہو گیا اور مذکورہ پانچ درجن اسلامی سردار جی کے بیٹے اُسے رشک بھری نگاہوں سے دیکھتے رہ گئے۔ اپنے بدنصیب ملک کو فرنٹ لائن سٹیٹ اور نان نیٹو اتحادی (یعنی ملّتِ کافرہ کا حصہ تو نہیں لیکن ان کا بھرپور معاون اور ہراول دستے کا کمانڈر) اتنا مقام بلند دلانے والا کمانڈو پرویز آج اپنے گھر پہنچا ہوا ہے۔ معلوم نہیں اُسے اس کے بدنصیب باپ نے شاباش بھی دی ہے یا جوتے برسانے کے لیے اُسے چک شہزاد میں بند کر دیا ہے کہ وقت آنے پر ''انعامات'' سے نوازا جائے۔

خاتم المعصومین، خاتم الرسل سیدنا محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا مفہوم ہے کہ کسی مسلمان کی طرف کبھی بھی ہتھیار حتیٰ کہ چھری چاقو سے بھی اشارہ کرنا حرام ہے۔ دوسری حدیث کا مفہوم ہے قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں (بشرطیکہ دونوں کا ارادہ اپنے مقابل کو قتل کرنے کا ہو) ایک اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مفہوم ہے مسلمان کو گالی دینا (اللہ اور رسول کی) نافرمانی ہے اور مسلمان سے جنگ کرنا کفر ہے۔ مگر کمانڈو اور اس کے جانشینوں نے پہلے پڑوسی، داڑھی پگڑی والے مسلمانوں پر چھپن ہزار سے زائد کارپٹ بمباری کرنے والے طیارے بھجوانے میں فرنٹ لائن سٹیٹ کا کردار ادا کیا۔ شاید نبی کے ہم شکل، ہم لباس کلمہ گو لوگوں کو تہس نہس کرنے کا اُس نے ٹھیکہ لے لیا تھا۔ وہ بار بار کہتا تھا ''ہم نے پوری دنیا (کے مسلمانوں) کا ٹھیکہ تو نہیں لیا'' (یعنی صرف افغانوں کو تباہ کرنے کا ٹھیکہ لیا ہے) کبھی کہتا ''سب سے پہلے پاکستان.....''

کیااس کا مطلب یہ تھا کہ سب سے پہلے پاکستان کو مٹایا جائے یااس پر آل بوزنہ کا قبضہ کروایا جائے۔ خیر عراقی مسلمانوں پر وہ اپنی فوج نہ بھجوا سکا کیونکہ اس کے زیرِ کمان لشکر کے سالاروں کو اتنی دور جا کر مرنے میں دلچسپی نہ تھی۔ اس نے بھرپور توجہ بدنصیب اہلِ پاکستان پر کی تاکہ اپنے نعرے پر مکمل عمل کروایا جا سکے۔ قاتل ٹولے کو اپنے زمینی، بحری اور فضائی اڈے پیش کر دیے (جن میں سے ابھی تک صرف ایک چھڑایا جا سکا ہے) پھر اُنہی درندہ قاتلوں کے ٹولے سے پڑوسی اسلامی مملکت کے بعد اپنے وطن پر کارروائی کا آغاز کروایا۔ (2004)

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق آخری ہزیمت کفر کی ملّت واحدہ کو سرزمین خراسان میں ہونی ہے۔ کمانڈو جرنیل کے محسنوں کو بھی اس کا یقین ہے لہٰذا سرحدی قبائلی اہلِ وطن سے افغان اہلِ اسلام تک کارپٹ بمباری اور ڈرون بمباری شروع کی گئی۔ کبھی بھاڑے کی فوج کے ذریعے لال مسجد سمیت درجنوں مساجد کو نشانہ بنایا گیا، کبھی جامعہ حفصہ کی سیکڑوں بے سہارا، یتیم بچیوں کو فاسفورس بموں سے بھون دیا گیا۔ اگرچہ جنرل قاتل کمانڈو کے بقول وہ سیکڑوں نہیں تقریباً سات ہزار دہشت گرد بچیاں تھیں۔ جتنا بس چلا، کل کے مجاہد آج کے مجرم بنا کر اپنے محسن آل بوزنہ فرنگیوں کو پابجولاں پیش کیے گئے۔ مرد مجاہدین پر جی نہیں بھرا تو بے گناہ مسلم خواتین کو بھی پیش کر کے اپنے پیٹ بھرنے کا ذریعہ بنایا گیا۔ ڈاکٹر عافیہ سمیت معلوم نہیں آج بھی کتنی مظلوم، بے بس خواتین ابنِ قاسم، موسیٰ بن نصیر، طارق بن زیاد اور قتیبہ بن مسلم باہلی کی انتظار میں ہیں مگر اُن کی چیخیں سننے والا کوئی حجاج بن یوسف نظر نہیں آرہا جو ایسے جرنیل تیار کر کے ملّت کا فرہ پر اسلامی رعب اور اسلامی ہیبت قائم کر کے مظلوم مرد و خواتین مجاہدین کو باعزت گھر لا سکے۔

سردار جی کا بیٹا نیچ سے اتر کر اب گھر میں بند ہے۔ پانچ درجن اُس کے ہم منصب، ہم جماعت کھلنڈروں نے بھی اُسے عبرت کی نظر سے دیکھنا شروع کر دیا ہے۔ اے کاش پانچ درجن میں سے دو ایک ہی کو اپنی حیثیت، اپنے مقام اپنے بھائی بندوں کا احساس ہو جاتا۔ اے کاش امیر المؤمنین ملا عمر حفظہ اللہ جلد یہ اعلان کریں کہ ''آدابِ حکمرانی کورس'' کی کلاس کا جلد آغاز، داخلہ محدود ہے۔ پہلے آؤ پہلے پاؤ کی بنیاد پر داخلہ ملے گا۔ داخلہ کے لیے عظمتِ اسلام اور خدمتِ عوام کی نیت شرط ہے۔ دفعہ 22 اور 23 پر پورا اُترنا ضروری ہے۔ زندگی بھر دفعہ 6 کے قریب کبھی نہ گیا ہو...... یہ شرط ہے۔ ان تینوں دفعات کی خلاف ورزی ثابت ہوگئی تو داخلہ منسوخ اور جیل مقام ہوگا۔ خاتم المعصومین صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جاں نثاری میں کوتاہی اور رب العالمین کے مسکین بندوں پر زیادتی بھی کورس میں داخلہ سے نااہل بلکہ چک شہزاد کا باسی بنا سکتی ہے۔

☆......☆......☆